سورہ البقرہ آیات 1 تا 5

فضائل سورۃ البقرۃ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ 'جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے، شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے۔' (مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا، باب استحباب الصلوۃ النافلۃ فی بیتہ۔۔۔ الخ) نیز آپ نے فرمایا: 'الزھراوین (دو جگمگانے والی سورتیں یعنی البقرہ اور آل عمران) پڑھا کرو۔ قیامت کے دن وہ اس حال میں آئیں گی جیسے وہ دو بادل یا دو سائبان یا پرندوں کے دو جھنڈ ہیں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے (مغفرت کے لیے) جھگڑا کریں گی (لہٰذا) سورۃ البقرہ پڑھا کرو۔ اسے حاصل کرنا برکت اور چھوڑ دینا حسرت ہے اور باطل قوتیں (جادو وغیرہ) اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔' (مسلم، کتاب فضائل القرآن و مایتعلق بہ باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ) (تفسیر تیسیر القرآن)

الٓمٓ (۱)

الٓمٓ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ بِذَالِكَ

ترجمہ:...... الٓمٓ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اس کی ان حرفوں سے کیا مراد ہے۔

حروف مقطعات کی بحث :۔ قرآن کی ۲۹ سورتوں کی ابتدا میں ایسے حروف استعمال ہوئے ہیں، ان میں سے مندرجہ ذیل تین یک حرفی ہیں۔ مجموعہ احادیث میں سے کوئی بھی ایسی متصل اور صحیح حدیث مذکور نہیں جو ان حروف کے معانی و مفہوم پر روشنی ڈالتی ہو۔ لہٰذا انہیں (وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ 3-آل عمران: 7) کے زمرہ میں شامل کرنا ہی سب سے انسب ہے۔ (تفسیر تیسیر القرآن)

**الإعراب :**

**حروف مقطّعة لا محل لها من الإعراب. وهذا اعتمادا على أصح الأقوال وأسهلها وأبعدها عن التأويل من أوجه إعراب أخر لهذه الحروف ضربنا صفحا عنها لأنها أقرب إلى التعقيد والتكلف.**

**البلاغة**

**– إن هذه الأحرف في أوائل السور من المتشابه الذي استأثر اللّه بعلمه وهي سرّ القرآن ، وفائدة ذكرها طلب الإيمان بها.**
**وإن تسميتها حروفا مجاز ، وإنما هي أسماء مسمياتها الحروف المبسوطة.**

ذَٰلِكَ ٱلْكِتَٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ (۲)

اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے

یہاں سے اخیر قرآن تک جواب ہے اھدنا الصراط المستقیم کا جو سوال بندوں کی طرف سے ہوا تھا۔ (تفسیر عثمانی)

**ذٰلِكَ** اَیْ هٰذَا **الْكِتٰبُ** الَّذِیْ یَقْرَؤُهٗ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَارَيْبَ** شَكَّ **فِيْهِ** ۚ اَنَّهٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَجُمْلَةُ النَّفْیِ خَبَرٌ مُبْتَدَاُه ذٰلِكَ وَالْاِشَارَةُ بِهٖ لِلتَّعْظِيْمِ

ترجمہ:......وہ (یعنی یہ) کتاب کہ (جس کو آنحضرت ﷺ تلاوت فرما رہے ہیں) ایسی ہے جو بلا شبہ (اللہ کی طرف سے ہے) اور جملۂ نفی "لاریب فیہ" ترکیب کے لحاظ سے لفظ ذلک متبداء کی خبر ہے اور اسم اشارہ (بعید) تعظیم کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

**هُدًى** خَبَرٌ ثَانٍ هَادٍ **لِّلْمُتَّقِيْنَ** ﴿۲﴾ اَلصَّائِرِيْنَ اِلَى التَّقْوٰى بِامْتِثَالِ الْاَوَامِرِ وَاجْتِنَابِ النَّوَاهِیْ لِاتِّقَائِهِمْ بِذٰلِكَ النَّارَ

ترجمہ:......(ھدیٰ بمعنی ہادی خبر ثانی ہے، ذلک مبتدا کی) یہ کتاب ایسے متقیوں کے لئے ہدایت کرنے والی ہے (جو اس کے اوامر کی اطاعت اور نواہی سے پرہیز کی طرف میلان رکھنے والے ہوں۔ اس طرح وہ نارِ جہنم سے بچنے کی وجہ سے متقی کہلانے کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

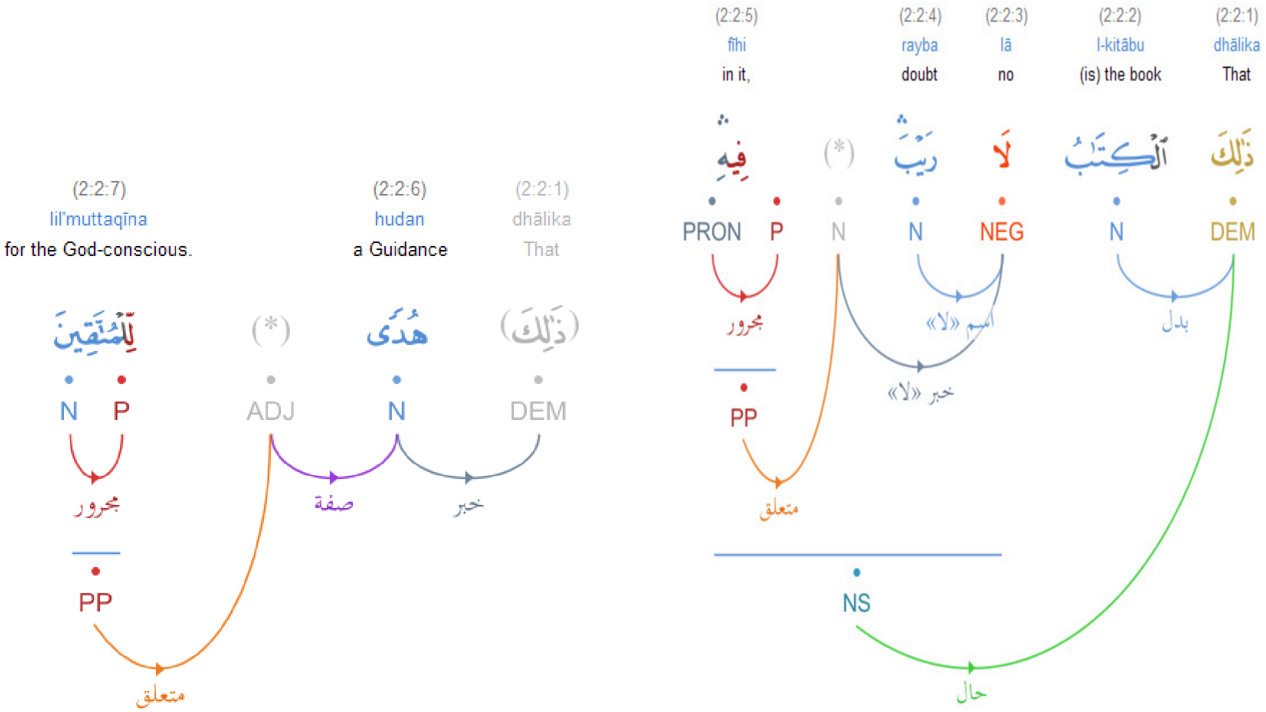


*الإعراب:*

*ذا* اسم إشارة مبني على السكون في محل رفع مبتدأ و*اللام* للبعد و*الكاف* للخطاب. *الكتاب* بدل من *ذا* ، أو عطف بيان تبعه في الرفع ، يجوز أن يكون خبرا للمبتدأ *ذا* ، وجملة : لا ريب فيه .. حال. *اسمائے اشارہ بمعنی اشارہ قریب:* **تلك حدود الله فلا تقربوها** (۱۸۷/۲)، **تلك ايات الله نتلوها عليك بالحق** (۲۵۲/۲)، **تلك الامثال نضربها لناس** (۴۳/۲۹) *یہاں اس کس استعمال: ایک رائے یہ کہ یہ تعظیم کے لئے استعمال ہوا ہے*

*لا* نافية للجنس *ريب* اسم لا مبني على الفتح في محل نصب *في* حرف جر و*الهاء* ضمير متصل مبني في محل جر بـ *في* متعلق بمحذوف خبر لا. *هدى* خبر ثان للمبتدأ *ذا* مرفوع وعلامة رفعه الضمة المقدّرة على الألف منع من ظهورها التعذّر « **1** » *للمتقين* جار ومجرور متعلّق بـ *هدى* ، أو بمحذوف نعت له ، وعلامة الجر الياء لأنّه جمع مذكّر سالم.

**وجملة : « ذلك الكتاب .. » لا محل لها ابتدائية.**

**وجملة : « لا ريب فيه .. » في محل رفع خبر المبتدأ *ذا*.**

الصرف :

*ذا* اسم للإشارة ، والألف من أصل الاسم ، وفيه حذف بعض حروفه لأن تصغيره ذيّا ، فوزنه فع بفتح فسكون ، وألفه منقلبة عن ياء – كما يقول ابن يعيش – قالوا : أصله ذيّ زنة حيّ ، ثم حذفت لام الكلمة فبقي ذي ، ساكن الياء ، ثم قلبت الياء ألفا حتى لا يشابه الأدوات كي ، أي.

*الكتاب* ، اسم جامد يدل على القرآن الكريم ، والأصل في اللفظ أخذه من المصدر الكتابة.

*ريب* ، ری ب (ض) رَیب شک وشبہ یہ مصدر ہے لیکن بطور اسم ذات بھی۔ مصدر راب يريب باب ضرب ، وزنه فعل بفتح فسكون.

*هدى* ، مصدر سماعي لفعل *هدى* باب ضرب. وفي الكلمة إعلال بالقلب ، أصله هدي بياء في آخره ، لأنك تقول هديت ، جاءت الياء متحرّكة بعد فتح قلبت ألفا فأعلّت في المصدر كما أعلّت في الفعل. یہ مصدر تینوں حالات میں ایک جیسا ہی رہتا ہے ۔ال کے ساتھ الھدیٰ تینوں حالتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

*المتقين* ، و ق ی افتعال اسم فاعل بچنے والے مفرده المتّقى ، من فعل اتّقى الخماسيّ ، على وزن مضارعه بابدال حرف المضارعة ميما مضمومة وكسر ما قبل الآخر.

و في *المتقين* إعلال بالحذف ، حذفت الياء الأولى بعد الجمع بسبب التقاء الساكنين ، وزنه مفتعين. وفي *المتقين* إبدال – كما في فعله – فالفعل *اتّقى* الذي مجرّده *وقى* قلبت فيه فاء الكلمة – وهي الواو – إلى تاء لمجيئها قبل تاء الافتعال ، وهذا مطّرد في كل من الواو والياء إذا جاءتا قبل تاء الافتعال حيث تقلبان تاء في الأفعال ومشتقاتها. وما جرى من إبدال في الفعل جرى في اسم الفاعل *المتقين*.

**ترکیب:** ......الم مبتداء ذالك خبر موصوف الكتاب اس کی صفت یا الٓمٓ مبتداء محذوف (المولف من هذه الحروف) کی خبر اول اور ذلک خبر ثانی یا بدل اور کتاب صفت ہے۔ لا نفی جنس ریب اس کا اسم اور فيه خبر یا ریب موصوف اور فیہ صفت دونوں ملکر اسم اور للمتقين خبر اور هدی حال ہے یا ریب موصوف فیہ صفت اور خبر محذوف ہو تو اس صورت میں فیہ خبر مقدم ہو جائے گی هدی کی یا کہا جائے کہ ذلك الكتاب مبتدا لاريب فيه جملہ خبر اول اور هدى للمتقين جملہ دوسری خبر اس کے علاوہ اور بھی احتمالات ہوسکتے ہیں لیکن سب سے اچھی ترکیب یہ ہے کہ ان چاروں جملوں کو الگ الگ کر لیا جائے اور ہر بعد والے جملہ کو پہلے جملہ کی دلیل کہا جائے۔ یعنی الم پہلا جملہ اول دعویٰ ہے کہ یہ بے نظیر و بے مثل کلام ہے۔ ذالك الكتاب جملہ ثانی اس کے اعجاز کی دلیل ہے اور فی نفسہ دعویٰ بھی ہے "لاريب فيه" تیسرا جملہ اس دلیل کی دلیل ہے یعنی دعویٰ کمال کتاب کی دلیل ہے بشرطیکہ طبیعت انصاف پسند اور ذوقِ سلیم ہو، تعنت اور تعصب و عناد کی بات دوسری ہے هدى للمتقين چوتھا جملہ پھر اس نفی شک کی دلیل ہے۔ هدى یعنی هاد کہنا مبالغہ کے لئے ایسا ہے جیسے زید عادل بمعنی عادل کہہ دیا جائے یعنی وصفِ ہدایت میں یہ کتاب ایسی ممتاز اور سرتا پا ہدایت ہے کہ اس کو مجسم ہدایت مانا جائے تو بجائے "هـــدى" یعنی ہادی کہہ کر مفسرؒ علام نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے ورنہ مصدر کا حمل مبتداء کی ذات پر لازم آئے گا جو نا جائز ہے باقی مصدر کا بمعنی اسم فاعل یا اسم مفعول آنا کلامِ عرب میں بکثرت شائع ذائع ہے۔

## تراکیب:

ترکیب ا: ہدی کا لفظ محلاً مرفوع ہے کیونکہ یہ مبتداء محذوف کی خبر ہے۔

ترکیب ۲: ذلک کی خبر ہے لاریب فیہ کے ساتھ مل کر

ترکیب ۳: فیہ کی ھاذوالحال اور ھدی حال ہے۔

ترکیب ۴: بلاغت کے اعتبار سے زیادہ پختہ بات یہ ہے کہ الٓمٓ بذات خود مکمل جملہ ہے یا حروف معجمہ کا مجموعہ ہے جو مستقل بنفسہ ہے۔ ذلک الکتاب یہ دوسرا جملہ ہے لاریب فیہ تیسرا جملہ ہے۔ اور ھدی للمتقین چوتھا جملہ ہے۔

## انوکھا اندازِ بلاغت:

پھر اپنی ترتیب میں اس نے بلاغت کا انوکھا انداز پیدا کیا کہ حروف عطف کے بغیر ان کو اس شاندار ترتیب سے لایا گیا کہ ایک کی گردن گویا دوسرے سے ملی ہوئی ہے، دوسرا پہلے کے ساتھ معانقہ کرتے ہوئے مل رہا ہے اسی طرح تیسرا اور چوتھا۔

اس کی وضاحت اس طرح ہے اوّلاً متنبہ کیا کہ یہ وہ کلام ہے جس سے چیلنج دیا گیا پھر اشارہ فرمایا کہ یہ انتہائی کمال والی قابل تعریف کتاب ہے تو اس سے چیلنج والی جانب کو پختہ کر دیا۔ پھر نفی کی کہ شک کی کسی جانب بھی اس کے ساتھ ذرہ بھر بھی مشابہت نہیں پائی جاتی۔ پس یہ بات اس کے کمال کی شہادت و دستاویز بن گئی کیونکہ حق و یقین والا کمال سب سے بالاتر اور کامل ہے۔ جس طرح باطل و اشتباہ سے بڑھ کر کوئی نقص و عیب نہیں۔

## نکتہ عظیمہ:

اول جملہ میں حذف اور مطلوبؔ کی طرف لطیف انداز سے اشارہ ہے۔ جبکہ دوسرے جملہ کے معرفہ میں قابل دید عظمت ہے۔ اور تیسرے جملہ میں ریب کے لفظ کو ظرف پر مقدم کیا گیا ٹھاٹھ ہے (پیچھے ذکر ہوا) اور چوتھے جملہ میں حذف ہے۔ اور ھدٰی مصدر کو اسم فاعل کے مقام پر لایا گیا۔ گویا ہادی بنفس نفیس ہدایت ہے۔ پھر اس کو نکرہ لائے۔ اس میں یہ بتلا دیا کہ یہ ایسی ہدایت ہے جس کی حقیقت کو پہنچا نہیں جا سکتا۔ اور متقین کا تذکرہ مختصر انداز میں کر لیا جیسے پہلے گزرا۔

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ (۳)

اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے

سب طاعتوں کی اصل تین ہیں۔ اول جو باتیں دل سے تعلق رکھتی ہیں، دوسری بدن سے، تیسری مال سے سو اس آیت میں ہر سہ اصول کو ترتیب وار لے لیا۔ (تفسیر عثمانی)

**الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ** يُصَدِّقُوْنَ **بِالْغَيْبِ** بِمَاغَابَ عَنْهُمْ مِنَ الْبَعْثِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ **وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ** اَیْ یَاْتُوْنَ بِهَا بِحُقُوْقِهَا **وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ** اَعْطَيْنَا هُمْ **يُنْفِقُوْنَ** ﴿۳﴾ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ

ترجمہ:...... جو ایمان لاتے ہیں (یعنی سچا سمجھتے ہیں) غیب کی ان باتوں کو (جو قیامت، جنت، جہنم وغیرہ کی ان سے پوشیدہ ہیں) اور نماز کو قائم رکھتے ہیں (یعنی پورے حقوق کے ساتھ اس کو ادا کرتے ہیں) اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے (جو ہم نے ان کو دیا) خرچ کرتے ہیں (ہمارے راستے میں)

**ترکیب و تحقیق:**........... الذین موصول۔ یومنون بالغیب جملہ معطوف علیہ۔ یقیمون الصلوۃ جملہ معطوف۔ اور ینفقون فعل ضمیر فاعل، مما رزقنٰھم مفعول مقدم یہ جملہ بھی معطوف۔ تینوں جملے مل کر صلہ ہوئے موصول اپنے صلہ سے ملکر متقین کی صفت بن گئی۔

**ربط و شانِ نزول:**........... مومنین دو طرح کے ہیں ایک جیسے ابوبکر و عمر، عثمان و علی رضوان اللہ علیہم اجمعین، اور دوسرے مومنین اہل کتاب جیسے عبداللہ بن سلامؓ وغیرہ اس آیت میں قسم اول کے مؤمنین کا بیان ہے۔

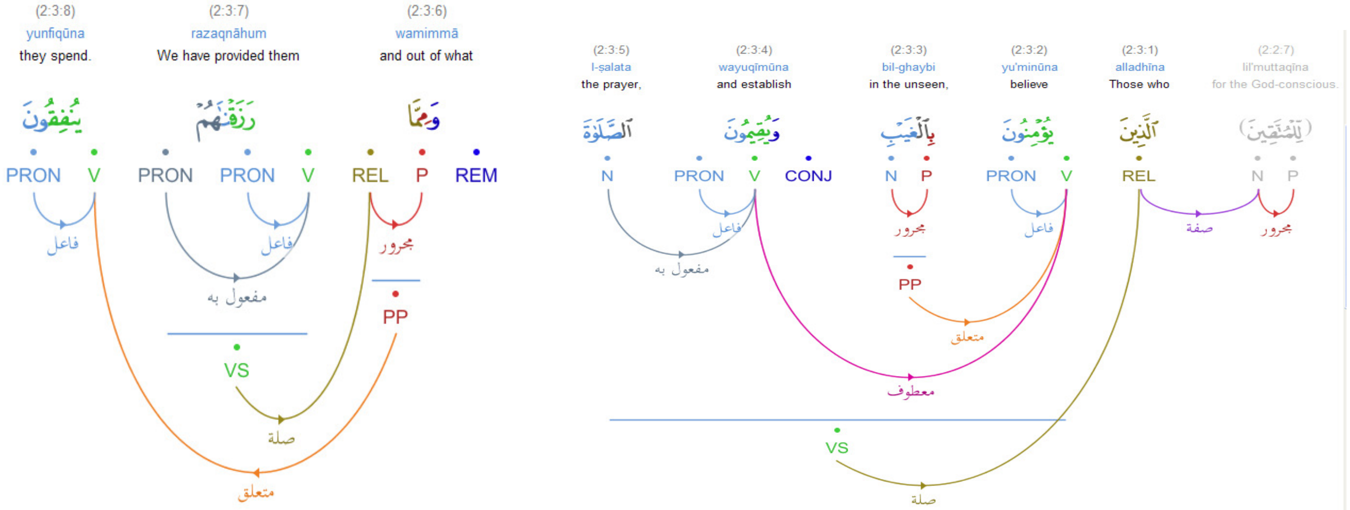


**الذین۔ نحو:** نمبر ۱: یہ محلاً مرفوع ہے۔

نمبر ۲: صفت کی صورت میں محل نصب میں ہے یعنی هُمُ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ۔ وہی جو ایمان رکھتے ہیں یا میری مراد الذین یومنون وہ ایمان والے ہیں۔

نمبر ۳: الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ مبتداء اور اس کی خبر اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى۔

نمبر ۴: یہ مجرور ہے اس طرح کہ متقین کی صفت ہے۔ یہ صفت متقین کی صفت کو کھولنے اور واضح کرنے کے لئے لائی گئی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ زید الفقیه المحقق۔ کیونکہ یہ اس چیز پر مشتمل ہے جس پر نیکیوں کی جڑ ہے۔ اور وہ نماز اور صدقہ ہے یہ دونوں بنیادی عبادات مالیہ اور بدنیہ کی جزء ہیں۔ (الصلوۃ عماد الدین) نماز کو دین کا ستون قرار دیا۔ (اور دوسری روایت

نمبر ۵: یا یہ صفت ہے جو متقین کے ساتھ لائی گئی جو مزید فائدہ کے لیے لائی گئی ہے مثلاً زید الفقیه المتکلم الطبیب۔ اس صورت میں متقین سے مراد وہ لوگ ہونگے جو برائیوں سے گریزاں ہیں۔

## معنی صلوٰۃ:

اَلصَّلٰوۃَ۔ **نحو**: الصلوٰۃ کا لفظ فعلۃ کے وزن پر صلّی سے بنا ہے جیسا کہ الزکوٰۃ کا لفظ زکی سے۔ اور واؤ کیساتھ اس

کی کتابت بطور تفخیم کے ہے۔ صلّی کا حقیقی معنی چوتڑوں کو حرکت دینا ہے۔ کیونکہ نمازی رکوع وسجود میں ان کو حرکت دیتا ہے۔ داعی (دعوت دینے والا) کو بھی مصل (بلانے والا) کہا جاتا ہے رکوع وسجدہ کرنے والے کے ساتھ خشوع میں مشابہت کی وجہ سے اس کو۔ ''مصل'' کہا جاتا ہے۔

وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ: (جو ہم نے ان کو دے رکھا ہے) یہاں ما بمعنی الذی ہے۔

## قاعدہ:

ہر وہ لفظ جس کا فاء کلمہ نون ہو اور عین کلمہ فاء ہو وہ نکلنے اور چلے جانے کے معنی میں آتا ہے۔

## نکتہ:

اس آیت سے بطور دلالت یہ بات ثابت ہوگئی۔ کہ اعمال ایمان کا حصہ نہیں وہ اس لیے کہ یہاں صلوٰۃ وزکوٰۃ کو ایمان پر عطف کرکے ذکر کیا گیا۔ اور عطف مغایرت کو چاہتا ہے۔

**الإعراب :**

***الذين* اسم موصول مبني على الفتح في محل جر نعت لـ *المتقين* ، ويجوز أن يكون في محلّ رفع خبر لمبتدأ محذوف تقديره هم. أو مبتدأ خبره جملة أولئك على هدى.**

***يؤمنون* فعل مضارع مرفوع وعلامة رفعه ثبوت النون فهو من الأفعال الخمسة و*الواو* ضمير متصل مبني في محل رفع فاعل.**

***بالغيب* جار ومجرور متعلق بـ *يؤمنون* . *الواو* عاطفة *يقيمون* مثل يؤمنون. *الصلاة* مفعول به منصوب. *الواو* عاطفة *من* حرف جر *ما* اسم موصول مبني على السكون في محل جر بـ *من* متعلّق بـ *ينفقون* ، ويجوز أن تكون *ما* موصوفة في محلّ جرّ ، والجملة بعدها نعت لها. *رزقنا* فعل ماض مبني على السكون لاتصاله بضمير الرفع**

***نا* وهو ضمير متصل في محل رفع فاعل ، و*الهاء* ضمير متصل مبني في محل نصب مفعول به و*الميم* حرف دال على جمع الذكور.**

***ينفقون* مثل يؤمنون.**

**جملة : « يؤمنون بالغيب .. » لا محل لها صلة الموصول.**

**وجملة : « يقيمون الصلاة .. » لا محل لها معطوفة على جملة الصلة.**

**وجملة : « رزقناهم .. » لا محل لها صلة الموصول *ما*.**

**وجملة : « ينفقون .. » لا محل لها معطوفة على جملة يؤمنون بالغيب.**

**الصرف :**

***يؤمنون* ، ء م ن *افعال امن دینا، کسی بات کی تصدیق کرنا* فيه حذف همزة تخفيفا ، وأصله يؤأمنون ، وماضيه آمن ، فالمدّة مكونة من همزتين :**

الأولى مفتوحة والثانية ساكنة أي أأمن على وزن أفعل ، وفي المضارع تحذف إحدى الهمزتين لاجتماع ثلاث همزات في المتكلّم ، وهذا يثقل في اللفظ ثم بقي الحذف في الغائب والمخاطب فقيل : يؤمنون زنة يفعلون بضم الياء. وهذا الحذف مطّرد في مثل هذه الأفعال وفي مشتقاتها : أسماء الفاعلين وأسماء المفعولين.

*الغيب* ، **غ و ب جمع غيوب حواس سے پوشیدہ چیز یا بات** مصدر غاب يغيب باب ضرب ، وهو بمعنى الغائب أي يؤمنون بالغائب عنهم ، ويجوز أن يكون بمعنى المفعول أي المغيّب ، وزنه فعل بفتح فسكون.

*يقيمون* ، **ق و م افعال کھڑا کرنا** جرى فيه حذف الهمزة تخفيفا مجرى يؤمنون لأن ماضيه أقام وزنه أفعل .. وفيه إعلال بقلب عين الكلمة الواو إلى ياء وأصله

يقومون بكسر الواو ، فاستثقلت الكسرة على الواو فسكّنت – وهو إعلال بالتسكين – ونقلت حركتها إلى القاف ، فلمّا سكّنت الواو وانكسر ما قبلها قلبت ياء فقيل يقيمون وزنه يفعلون بضم الياء.

*الصلاة* ، اسم مصدر لفعل صلّى الرباعيّ ، أو هو مصدر له ، والألف في الصلاة منقلبة عن واو لأن جمعه صلوات ، وأصله صلوة ، جاءت الواو متحرّكة مفتوح ما قبلها قلبت ألفا. وقد استعمل المصدر هنا استعمال الأسماء غير المصادر لأنه يدلّ على أقوال وأفعال مخصوصة.**قرآن میں جب مضاف بن کر آتا ہے تو اس کی واو گر جاتی ہے اور الف کے ساتھ ہی لکھی جاتی ہے جیسے صلاتھم۔**

رزقنا رزق معاوضہ کے بغیر کوئی چیز دینا، پھر دیتے رہنا

*ينفقون* ، **ن ف ق افعال خرچ کرنا** ماضيه أنفق على وزن أفعل ، فهناك حذف للهمزة جرى مجرى يؤمنون.

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْأَخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (۴)

اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا، اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں

پچھلی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ کتابیں انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں وہ سب سچی ہیں وہ اب اپنی اصل شکل میں دنیا میں نہیں پائی جاتیں نیز ان پر عمل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اب عمل صرف قرآن اور اس کی تشریح نبوی۔ حدیث۔ پر ہی کیا جائے گا۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ وحی و رسالت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا ہے، ورنہ اس پر بھی ایمان کا ذکر اللہ تعالیٰ ضرور فرماتا۔ (احسن البیان)

چھوئے گی۔ نمبر۱: پھر اگر تم اس کا عطف الذين يؤمنون بالغيب پر کرو تو یہ من جملہ متقین میں داخل ہو جائیں گے۔
نمبر۲: اور اگر اس کا عطف متقین پر کرو تو پھر داخل نہ ہونگے۔ پس کلام اس طرح بنے گا۔

هدى للمتقين وهدى للذين يومنون بما انزل اليك

نمبر۳: یا اس سے پہلے لوگوں کی صفت کرنا مقصود ہے۔ اور درمیان میں عاطف کو اسی طرح لایا گیا۔ جیسا کہ صفت کے درمیان لاتے ہیں۔ جیسا اس محاورہ میں۔

هو الشجاع والجواد وہ بہادر اور سخی ہے۔

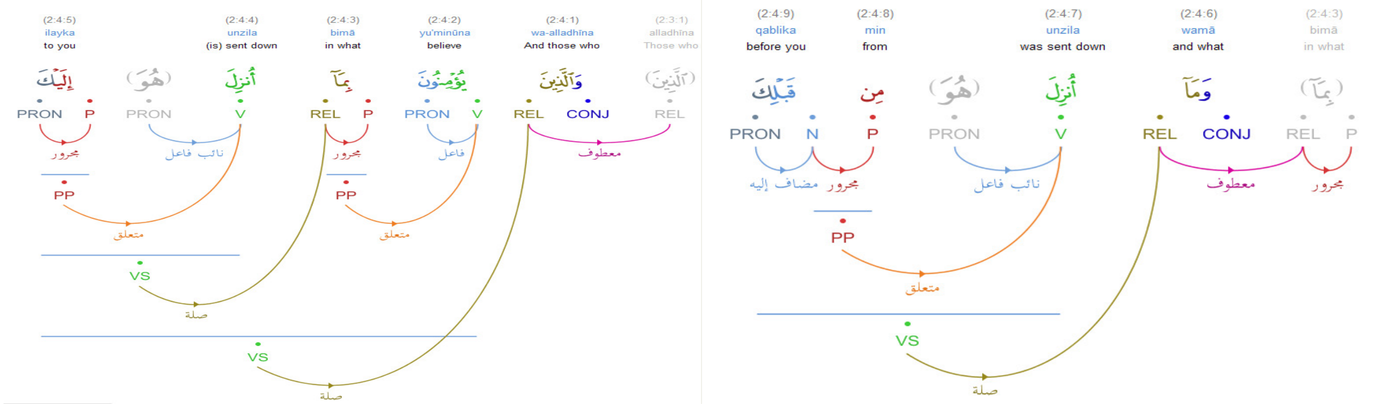


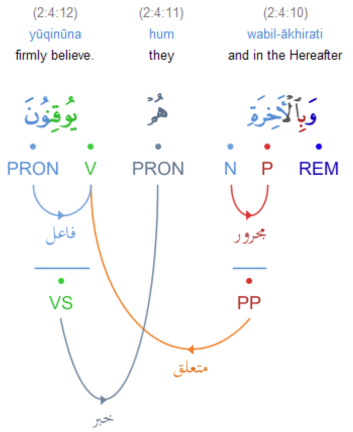


الإعراب :

*الواو* عاطفة *الذين* موصول في محلّ جرّ معطوف على الاسم الموصول في الآية السابقة. *يؤمنون* كالأول في الآية السابقة. *الباء* حرف جرّ *ما* اسم موصول في محلّ جرّ بالباء متعلّق بها *يؤمنون*.

*أنزل* فعل ماض مبني للمجهول ، ونائب الفاعل ضمير مستتر تقديره هو *إليك* ، *إلى* حرف جرّ و*الكاف* ضمير متّصل مبني في محلّ جرّ بـ *إلى* متعلّق بـ *أنزل*. *الواو* عاطفة *ما أنزل* يعرب كالأول معطوف عليه *من قبل* جارّ ومجرور متعلّق بـ *أنزل* و*الكاف* ضمير متّصل في محلّ جرّ مضاف إليه. *الواو* عاطفة *بالآخرة* جارّ ومجرور متعلّق بـ *يوقنون* ، *هم* ضمير بارز في محلّ رفع مبتدأ. *يوقنون* فعل مضارع مرفوع وعلامة رفعه ثبوت النون و*الواو* ، ضمير متّصل في محلّ رفع فاعل.

جملة : « يؤمنون .. » لا محلّ لها صلة الموصول *الذين* وجملة : « أنزل إليك .. » لا محلّ لها صلة الموصول *ما* الأول وجملة : « أنزل من قبلك » لا محلّ لها صلة الموصول *ما* الثاني وجملة : « هم يوقنون .. » لا محلّ لها معطوفة على جملة الصلة يؤمنون.

وجملة : « يوقنون » في محلّ رفع خبر المبتدأ *هم*.

الصرف :

يؤمنون ءمن افعال

أنزل مجهول افعال اتارنا

*قبل* اسم ، ظرف للزمان ، معرب ، يجوز بناؤه على الضمّ إذا قطع عن الإضافة لفظا ، وزنه فعل بفتح فسكون.

*الآخرة* ، ءخر مؤنّث الآخر على وزن اسم الفاعل ولكن استعمل هنا استعمال الاسم الجامد لأنه يدّل على دار البقاء. والمد فيه منقلب عن همزة وألف ساكنة ، والأصل *أأخرة*.آخرى۔آخَر دوسرا۔ مونث اُخرٰی

*يوقنون* ، ی ق ن افعال *یقین کرنا* جرى فيه حذف الهمزة كما جرى في *يؤمنون* .. وفي الفعل إعلال بالقلب فماضيه أيقن ، وأصل مضارعه ييقن ، جاءت الياء الثانية ساكنة بعد ضم قلبت واوا فصار يوقن ، ووزن يوقنون يفعلون بضم الياء.

أُوْلَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدٗى مِّن رَّبِّهِمۡۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ (٥)

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں

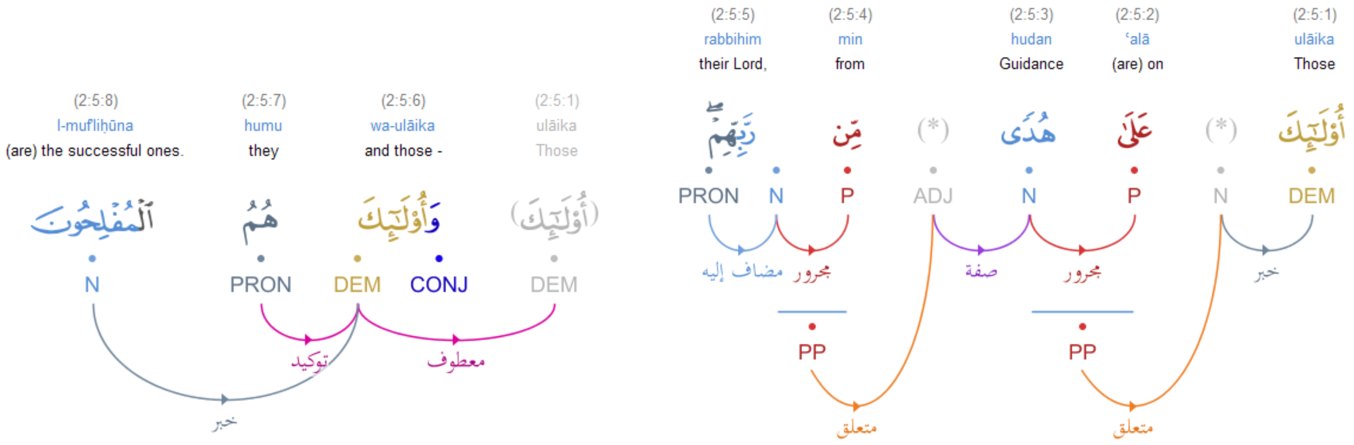


وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ اَیِ الْقُرانَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ اَیِ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَغَيْرِهِمَا وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ يَعْلَمُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَاذُكِرَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ اَلْفَائِزُوْنَ بِالْجَنَّةِ النَّاجُوْنَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: ............ اور جو لوگ ایمان و یقین رکھتے ہیں آپ ﷺ پر نازل کردہ (قرآن) اور آپ ﷺ سے پہلے (توراۃ و انجیل وغیرہ) نازل شدہ کتابوں پر اور یہی لوگ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں (یعنی ان کو اس کا علم الیقین ہے) یہ لوگ (جن کا ذکر ہوا) اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ پوری طرح کامیاب ہیں (یعنی جنت بکنار اور بری عن النار)

**ترکیب و تحقیق**: ...... الذین موصول ثانی۔ ما انزل الیك معطوف علیہ۔ ما انزل من قبلك معطوف۔ دونوں مل کر یومنون کا مفعول ہوئے۔ یہ پورا جملہ ہو کر صلہ ہوا اور پہلے الذین پر عطف ہو گیا۔ اولئك مبتداء اور علی ھدیً من ربھم ظرف لغو خبر ہے۔ اسی طرح اولئك ثانی مبتداء ثانی۔ ھم المفلحون اس کی خبر۔ دونوں جملے معطوف ہو گئے۔

**الإعراب :**

***أولاء*** ، اسم إشارة مبنيّ على الكسر في محلّ رفع مبتدأ ، و*الكاف* حرف خطاب.

*على هدى* جارّ ومجرور متعلّق بمحذوف خبر المبتدأ ، وعلامة الجرّ الكسرة المقدّرة على الألف للتّعذّر.

*من ربّ* جارّ ومجرور متعلّق بمحذوف نعت لـ *هدى* ، و*الهاء* ضمير متّصل في محلّ جرّ مضاف إليه و*الميم* حرف لجمع الذكور.

*الواو* عاطفة *أولئك* يعرب كالأول *هم* ضمير فصل ، يجوز أن يعرب في محلّ رفع مبتدأ خبره المفلحون .. وجملة هم المفلحون خبر المبتدأ *أولئك*، لا محلّ له.

*المفلحون* خبر المبتدأ *أولئك* مرفوع وعلامة الرفع الواو لأنه جمع مذكّر سالم.

جملة : « أولئك على هدى ... » لا محلّ لها استئنافية.

وجملة : « أولئك هم المفلحون .. » لا محلّ لها معطوفة على الجملة الاستئنافية.

الصرف :

*أولى* ، اسم إشارة يأتي مقصورا وممدودا *أولاء* ، والواو في كليهما زائدة.

*المفلحون* ، ف ل ح افعال مراد پاینا جمع المفلح ، اسم فاعل من أفلح الرباعيّ ، فهو على وزن مضارعه بإبدال حرف المضارعة ميما مضمومة وكسر ما قبل آخره ، ولهذا حذفت منه الهمزة تخفيفا كما حذفت من مضارعه إذ أصله يؤفلحون.

وَبِالْاٰخِرَةِ **نحو** : یہ آخر کی مؤنث ہے جو کہ الاوّل کی ضد ہے۔ یہ صفت ہے اس کا موصوف محذوف ہے اور وہ لفظ دار ہے اس کی دلیل قصص آیت نمبر۸۳ تلك الدار الآخرة ہے اور یہ صفت غالبہ ہے۔ اسی طرح دنیا کا لفظ بھی ( کہ اس کا موصوف محذوف ہے اور یہ صفت غالبہ ہے کیونکہ قریب تر ہے )

هُمْ : یہ فصل کے لیے لائے۔ اس کا فائدہ یہ ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس کے بعد خبر ہے۔ صفت نہیں۔

نمبر۲: ہم تاکید ہے اور اس بات کو لازم کر رہی ہے کہ مسند کا فائدہ مسند الیہ کے لیے ثابت ہے کسی دوسرے کے لیے نہیں۔

نمبر۳: یہ مبتدا ہے اور المفلحون اس کی خبر ہے۔

نکتہ: غور کریں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے متقین کا ان چیزوں کے ساتھ مخصوص ہونا بار بار ظاہر کیا۔ جس کو مختلف راستوں والے نہیں پا سکتے۔

اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ اسم اشارہ لائے۔ اور اسم اشارہ دوبار لایا گیا۔ اس میں متنبہ کر دیا کہ جس طرح انہوں نے ہدایت کو ترجیح دی ہے۔ اسی طرح وہ ہدایت انکی فلاح کی ضامن ہے۔ المفلحون کو معرفہ لا کر یہ بتلایا کہ متقین وہی لوگ ہیں، جن کے متعلق تمہیں اطلاع ملی ہے کہ وہ آخرت میں کامیاب ہونگے۔ اس کی مثال اسی طرح ہے کہ تمہیں اطلاع ملے کہ تیرے شہر کے کسی انسان نے توبہ کی۔ تو تم سے کسی نے پوچھا وہ توبہ کرنے والا کون ہے؟ تو اس کے جواب میں کہا گیا۔ کہ وہ زید تائب ہے یعنی وہ وہی ہے جس کی توبہ کی تم کو خبر دی گئی ہے۔ درمیان میں فاصلہ کیا تاکہ تم پر ان کے مراتب ظاہر کر دیئے جائیں۔ اور تمہیں اس چیز کی طلب کے لیے رغبت دلائی جائے جس چیز کی طرف انہوں نے رغبت کی۔ اور جس کی طرف انہوں نے قدم اٹھایا۔ تاکہ تو بھی پورے نشاط سے اس کی طرف قدم بڑھائے۔ اے اللہ لباس تقویٰ سے زینت عنایت فرما۔ اور ان لوگوں کے گروہ میں ہمارا حشر فرما جن کے تذکرہ سے تو نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی۔ آمین

# القرآن الکریم

تشریحات وتراجم :

جناب لطف الرحمان صاحب کے کورس کے نوٹس : مطالعہ قرآن حکیم خط وکتابت کورس

http://corpus.quran.com/treebank.jsp?chapter=1&verse=1

الجَدْوَل في إعْراب القرآن الكريم

صافي محمود بن عبد الرحيم

http://adel-ebooks.mam9.com/

http://b.m93b.com/

تفسیر جلالین، اردو شرح تفسیر کمالین۔ دارالاشاعت

تفسیر مدارک، اردو شرح۔ مکتبہ العلم

آیات کا ترجمہ : مولانا جوناگڑھی۔ Easy Quran Wa Hadeeth

http://www.quranexplorer.net/quran/